قضا نماز ہوتے ہوئے شب برات یا دیگر وقتوں میں نفل نمازوں میں مشغول ہونا کیسا؟

"اعلی حضرت اور دیگر مشائخ اہلسنت کی نظر میں،،

اگر کسی کی قضا نمازیں باقی ہو اور وہ تہجد کی نماز یا دوسری نفل نمازیں ادا کرے اور

قضا نماز ادا نہ کرے تو اس کے بارے میں شریعت کا حکم کیا ہے؟

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو نماز بھول جائے یا یا سونے کی وجہ سے جس کی نماز چھوٹ جائے اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب بھی نماز یاد آجائے اس کو پڑھ لے،، (بحوالہ مسلم شریف رقم الحدیث 315)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ :"مومن کو چاہیے کہ پہلے فرائض و واجبات ادا کرے، فرائض کے بعد سنن موکدہ میں مشغول ہو، پھر ان کے بعد نوافل وفضائل میں مشغول ہو، لیکن فرائض ادا کیے بغیر سنن ونوافل میں مشغول رہنا حماقت ورعونت ہے، اگر فرائض سے پہلے سنن ونوافل میں مصروف ہو گا تونامقبول ہوں گے بلکہ اسے ذلیل کیا جائے گا.

(دوسرا صفحہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

فرائض سے قبل نفل اداکرنے

والااس حاملہ عورت کی مثل ہے جو بچہ پیدا ہونے کے قریب زمانے میں اسقاط حمل کرادے، وہ عورت نہ حاملہ ہے نہ ہی صاحب اولاد،،،

یہی حال ایسے نمازی کا ہے جس کے فرض اداکیے بغیر نوافل قبول نہیں ہو تے.(قضانماز کے ضروری احکام ص 17 بحوالہ شرح فتوح الغیب، باب مومن کے لائق اعمال. اسلامی پبلشر دھلی)

فقیہ اعظم ہند خلیفہ اعلی حضرت صدر الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

مسئلہ "قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے ان کی قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہوجائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت موکدہ کی نہ چھوڑے. (قضانماز کے ضروری احکام ص58بحوالہ بہارشریعت قضا نماز کابیان)

اس سے معلوم ہوا ہمیں(اشراق وچاشت، تہجد ،اوابین) وغیرہ نوافل کی جگہ قضائے عمری(قضا نمازیں) ہی اداکرنی چاہیے.

(تیسرا صفحہ)

مزید خلیل ملت حضرت علامہ مفتی محمد خلیل احمد خان قادری برکاتی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں "جو شخص نفل نماز اور نفل روزے کی جگہ قضائے عمری، فرض وواجب اداکرے وہ لولگائے رکھے کہ مولی عزوجل اپنے کرم خاص سے قضا نمازوں کے ضمن میں ان نوافل کا ثواب بھی اپنے خزائن غیب سے عطافرمائے جن کے اوقات میں یہ قضا نمازیں پڑھی گئیں

واللہ ذوالفضل العظیم (قضانماز کے ضروری احکام ص60 بحوالہ سنی بہشتی زیور نفل نمازوں کا بیان)

اب ہمیں ہر طرح کے نوافل کی جگہ (قضائے عمری) فرائض ہی کو اداکرنی چاہیے تاکہ فرائض کو اداکرکے نوافل کے ثواب کا بھی حقدار بن جائیں

نیز جو قضا نماز ہونے کے باوجود نوافل میں مشغول ہوتے ہیں ان کی وہ نفل نمازیں مردود ونامقبول ہوتی ہیں

اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(1) "جو فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول ہو اس کی سخت برائی آئی ہے اور اس کا وہ نیک کام مردود قرار پایا..... الخ

(قضانماز کے ضروری احکام ص 59 بحوالہ فتاوی رضویہ مخرجہ 23/648،647/)

(2)جب تک فرض ذمہ باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا،،

(قضانماز کے ضروری احکام ص 59 بحوالہ الملفوظ حصہ اول مفتی اعظم ھند اکیڈمی چھتیس گڑھ).

(چوتھا صفحہ)

(3)اگر کسی شخص کے ذمہ تیس یا چالیس سال کی نمازیں واجب الادا ہیں، اس نے اپنے ان ضروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گزر نہیں کاروبار ترک کر کے پڑھنا شروع کیا اور پکاارادہ کرلیا کہ کل(پوری) نماز اداکرکے آرام لونگا اور فرض کیجیے اسی حالت میں ایک مہینہ یا ایک دن ہی کے بعد اس کا انتقال ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اس کی سب نمازیں اداکردے گا "قال اللہ تعالیٰ (ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ) جو اپنے گھر سے اللہ ورسول کی طرف ہجرت کرتاہوانکلے پھراسے راستے میں موت آجائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ثابت ہو چکا، یہاں مطلق فرمایا گھر سے اگر ایک ہی قدم نکالا اور موت نے آلیاتوپوراکام اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور کامل ثواب پائے گا نیت دیکھتے ہیں سارا دارومدار حسن نیت پر ہے (قضانماز کے ضروری احکام ص 59 بحوالہ الملفوظ حصہ اول ص62)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
اسیر شیخ اعظم

کتبہ.. ابوضیاغلام رسول مہر سعدی کٹیہاری

8618303831،9482018892

مقام بوہر ،پوسٹ تیلتا ضلع کٹیہار بہار انڈیا

خلیفہ حضور شیخ الاسلام، حضور قائد ملت حضرت علامہ سید محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی ومفتی انوار الحق خلیفہ حضور مفتی اعظم ھند رضی اللہ عنہ بریلی شریف

(مقیم بلگام کرناٹک انڈیا)